قادیانی نبوت اور چندہ

تحریر: پروفیسر منور احمد ملک، جہلم

پروفیسر منور احمد ملک کو ۴۰ برسوں تک قادیانی رہنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور اب وہ قادیانیت کے چھپے گوشوں کو بے نقاب کرنے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں تا کہ ایک عام قادیانی کو ''وہ سب کچھ'' معلوم ہو سکے جو دانستہ طور پر اس سے چھپایا جاتا ہے۔

احباب جماعت! چند باتیں آپ سے کرنا چاہتا ہوں، چند ایسی باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو نہ صرف سوچنے کی ہیں بلکہ اس بارے میں تحقیق کرنے والی بھی ہیں، میں خود چونکہ اس جماعت میں ۴۰ سال گزار چکا ہوں۔ اس لئے نہ تو آپ نے ان باتوں سے انکار کرنا ہے کیونکہ میں خود ایک ''مخلص قادیانی'' کی طرح جماعتی مبلغ کی طرح تبلیغ کا کام بھی کرتا رہا ہوں اور ایک ادنیٰ کارکن کی طرح ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ بھی لیتا رہا ہوں۔ آخر میں نائب امیر جماعت قادیانیہ ضلع جہلم کے عہدہ پر رہا ہوں اور جماعت کے اعلیٰ افسران سے ''واہ'' اور ''راہ'' پڑنے کے بعد تحقیق اور غور و فکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جماعت سے علیحدہ ہو کر اسلام قبول کر چکا ہوں۔ اگر آپ یہ کہیں گے کہ جماعت میں ایسا نہیں ہے تو میں یہ کہنے میں حق بجانب رہوں گا کہ یا تو آپ کو جماعت کا صحیح طور پر علم نہیں ہے یا پھر آپ وظیفہ خور ''مربی'' ہیں۔

احباب جماعت! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہر قادیانی بچے کے ذہن میں بچپن سے یہ ڈالا جاتا ہے کہ قادیانیت اصل اسلام ہے۔ اس آخری زمانہ کے لئے اسلام کی مکمل فتح اور غلبے کے لئے خدا نے قادیانیت کے ذمہ کام لگایا ہے، باقی مسلمانوں کا اسلام نہ صرف فرسودہ ہو چکا ہے بلکہ اس میں ''تحریف'' بھی ہو چکی ہے، اسلام کے آغاز سے جو اسلام کی اصل صورت تھی، قادیانیت اس اسلام کو پیش کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

احباب جماعت ! اسلام کے بنیادی ارکان جن کو جماعت کا ہر فرد مانتا ہے' ان کی تعداد پانچ ہے' کلمہ طیبہ' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ ایک بنیادی رکن کی حیثیت رکھتا ہے ان میں سے کسی ایک پر عمل نہ کرنا اسلام کی بنیادی شرائط کو پورا نہ کرنے کے برابر ہے۔

احباب جماعت ! جماعت میں چندوں پر بڑا زور ہے' چندہ عام وہ بنیادی چندہ ہے جو ہر ملازم پیشہ پر لاگو ہے (بلکہ اب یہ بے روزگاروں پر بھی لاگو ہو چکا ہے) اس کی ادائیگی فرض ہے۔ ہر ملازم کی تنخواہ کا ۶.۲۵ فیصد بطور چندہ عام ادا کرنا فرض ہے۔ اس کے لئے سارا سال توجہ دلائی جاتی ہے۔ سال میں دو تین بار مرکز سے انسپکٹرز آتے ہیں اور اس چندہ کی سو فیصد وصولی یقینی بناتے ہیں' اس کی وصولی کے لئے کئی "مذہبی لالچ" دیئے جاتے ہیں کہ سو فیصد ادائیگی والے افراد جماعت کا نام دعا کے لئے "حضور" کو بھیجا جائے گا' اور فلاں وقت ان جماعتوں کا نام بھی بتایا جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ مالی سال کے اختتام سے قبل جماعت کے سربراہ اس چندہ کی اہمیت اور وصولی کی طرف توجہ دلانے کے لئے کئی خطبات دیتے ہیں اور سال کے اختتام پر پوری طرح اس چندہ کی تفصیل بتائی جاتی ہے وعدہ وصولی اور آئندہ کے بجٹ کے بارے میں تفصیلات بتائی جاتی ہیں۔

ہر فرد پر خواہ وہ کمانے والا ہے یا بے روزگار' ان پر چندہ "تحریک جدید" لازم ہے۔ پہلے یہ نفلی تھا اب آہستہ آہستہ فرض بن گیا ہے۔ تحریک جدید کی سو فیصد وصولی کے لئے علیحدہ طور پر مرکز سے انسپکٹرز آتے ہیں' علیحدہ طور پر سربراہ کے خطبات آتے ہیں اور جماعت کی پوری مشنری یہ چندہ وصول کرنے پر لگ جاتی ہے۔ چندہ "جلسہ سالانہ" بھی ایک لازمی چندہ ہے جو ماہوار تنخواہ کا ۱۰ فیصد بطور سالانہ لیا جاتا ہے۔ اس کی وصولی کے لئے بھی سربراہ کے خطبات مخصوص ہوتے ہیں۔ "وقف جدید" ایک نفلی چندہ کے طور پر سامنے آیا مگر اب وہ بھی لازمی چندہ کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ درج بالا چندوں کے انسپکٹرز سال میں دو تین بار مرکز سے آ کر چندہ کی وصولی یقینی بناتے ہیں' جن کے ذمہ بقایا ہو ان کے گھروں تک پہنچ کر وصولی کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان کے علاوہ کئی چندے ہیں :

مثلاً نوجوانوں پر (خدام القادیانیہ پر) چندہ مجلس' چندہ تعمیر ہال' چندہ اجتماع' بزرگوں پر (انصار اللہ) چندہ بوسینا' افریقہ' وغیرہ وغیرہ۔ چندہ صد سالہ جوبلی ۱۶ سال تک جاری رہا ہے۔

ایک قادیانی جس کی تنخواہ ۳ ہزار روپے ماہوار ہے اسے ان چندوں کی مد میں کم از کم ۳۰۰ روپے ماہوار دینا پڑتا ہے' جبکہ اس کی بیوی بچوں اور اگر والدین ساتھ ہوں تو ان کے بھی چندے اسی کی تنخواہ سے نکلیں گے۔ اس طرح اسے ۳۰۰ سے ۵۰۰ روپے ماہوار تک لازماً دینا پڑے گا۔ اگر نہیں دے گا تو بقایا کے طور پر جمع ہو جائے گا۔ اس طرح سال کے آخر پر اس کے ذمہ تین سے چار ہزار روپے بقایا ہو چکا ہو گا۔ اس طرح اگر کسی کی تنخواہ دس ہزار روپے ماہوار ہو تو اسے سالانہ ۱۲ ہزار روپے سے زیادہ دینا پڑے گا۔

ان چندوں کے علاوہ ایک اور نظام بھی رائج ہے وہ اس طرح کہ اگر کوئی چاہے کہ اسے مرنے کے بعد ''ربوہ'' میں خاص قبرستان ''بہشتی مقبرہ'' میں دفن کیا جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ چندہ عام 6.25 فیصد کی بجائے ۱۰ فیصد کے حساب سے چندہ دے اور اپنی جائیداد کا ۱۰ فیصد صدر انجمن احمدیہ (جماعت قادیانیہ) کے نام کر دے گا اور آئندہ جتنی بھی آمدنی ہو گی اس کا ۱۰ فیصد حصہ مرکز کو دیتا رہے گا۔ یہ شرائط اس دن سے لاگو ہوں گے جس دن سے وہ وصیت کرے گا اب ایک آدمی فوت ہو گیا اس کی لاش چناب نگر (ربوہ) پہنچ چکی ہے مگر اس کی جائیداد کا ۱۰ فیصد ابھی نام نہیں لگایا اس کے ذمہ چندہ کا بقایا ہے لہٰذا اس کی تدفین روک دی جائے گی' جب تک اس کے ورثا تمام حساب بیباک نہیں کر دیتے تدفین نہیں ہو سکتی۔

اگر ایک قادیانی درج بالا چندوں کی ادائیگی سے انکار کر دے تو وہ قادیانی رہ نہیں سکتا۔ اگر وہ چندہ نہیں دیتا یا ادائیگی میں دیر کر دیتا ہے تو وہ چندہ اس کے نام بطور بقایا جمع ہو جائے گا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لواحقین سے وصول کیا جائے گا۔ جس کے ذمہ بقایا ہو جائے اس کا نام تشہیر کیا جائے گا وہ جماعت میں ''داغدار'' سمجھا جائے گا اور ایک دم کٹے جانور کی طرح سب کی توجہ کا مرکز بنایا جائے گا۔

احباب جماعت! اس ساری تفصیل سے یہ بات واضح کرنا مقصود ہے کہ چندوں کی ادائیگی کے بارے میں قادیانی جماعت کتنی تیز ہے اور کس طرح ایک منظم نیٹ ورک اس میں معروف ہے' مگر کیا؟

آپ نے کبھی مرکز سے زکوۃ کا انسپکٹر بھی آتے دیکھا ہے؟ کبھی آپ سے زکوۃ (جو ایک لازمی اسلامی مد ہے) وصول کرنے کی کوشش کی گئی ہے؟ کبھی آپ کے بقایا میں زکوۃ بھی شامل کی گئی ہے؟ کبھی ''حضور'' (مرزا طاہر) کی طرف سے زکوۃ لیکچر یا خطبہ سنا ہے؟ کبھی

مرکزی سطح پر زکوٰۃ کی وصولی کی طرف توجہ دلانے کی کوئی کوشش آپ کے سامنے آئی؟ یقیناً نہیں ! آپ کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ کیا یہ بات قابل غور نہیں کہ اسلام کا بنیادی ستون نہ صرف چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ مذہب سے خارج تصور کیا جاتا ہے' کیا اس ستون کے بغیر اسلام قائم رہ سکتا ہے؟ میری مراد ہے کیا قادیانیت کا اسلام سے واسطہ رہ سکتا ہے؟

احباب جماعت ! آپ نے ''خلیفہ وقت'' (مرزا طاہر) کی زبان سے متعدد بار جلسہ سالانہ کی برکات' جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے نیک خواہشات اور دعاؤں کے متعلق کئی خطبے سنے ہوں گے' جماعت کے اعلیٰ عہدیداروں کی طرف سے بار بار جلسہ سالانہ کے پروگرام اور ان میں شمولیت کی طرف توجہ دلانے والے لیکچرز اور خطبات سنے ہوں گے۔ ''الفضل' خالد تشحیذ الاذہان' مصباح' اور انصار اللہ'' جیسے جماعتی جرائد و رسائل میں جلسہ سالانہ ربوہ' لندن کی تمام تفصیلات پڑھنے کو ملتی رہتی ہیں۔ ان تمام کوششوں سے ایک نوجوان جو بچپن سے یہ سنتا آ رہا ہے اور اب ۲۵ / ۳۰ سال کا ہو چکا ہے' اسے جلسہ کے ہر پہلو کے بارے میں اتنی زیادہ عقیدت پیدا ہو چکی ہے جس کا تصور کوئی غیر قادیانی کر ہی نہیں سکتا۔

مگر کیا آپ نے کبھی ''خلیفہ وقت'' کی زبان سے حج کے بارے میں کوئی خطبہ سنا ہے؟ کبھی ''حضور'' نے احباب جماعت کو مناسکِ حج کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں؟ کسی اعلیٰ جماعتی عہدیدار سے کبھی حج پر لیکچر سنا ہے؟ آپ کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ ایسا کیوں؟ ایک اہم اسلامی بنیادی رکن کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا ہے بلکہ اس کے مقابل پر مرزا بشیر الدین محمود احمد (دوسرے خلیفہ) نے کتنے حج کئے' ۵۱ سال قادیانیوں کی امامت میں تو انہیں ۳۰ سے زائد حج کرنے چاہئے تھے مگر آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے غالباً ایک کیا' کتنے حج کئے؟ ان کو تو مذہب سے خاصا لگاؤ تھا' انہوں نے ہی قادیانیوں کو بتایا کہ غیر قادیانی نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر ہیں' اور ان کی ایسی ہی ''نرم و نازک'' تحریرات نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دلوا کر یہاں تک پہنچایا۔

پھر قادیانی پابندی کی وجہ سے حج تو نہیں کرتے مگر ہزاروں روپے لگا کر انگلینڈ میں جلسہ میں شمولیت کے لئے جاتے ہیں۔ ایک سرکاری ملازم سرکاری اجازت سے ملک سے باہر نہیں جا سکتا مگر قادیانی سرکاری ملازم جعلی پاسپورٹوں اور خفیہ اور غلط معلومات فراہم کر کے بیرون ملک جلسہ میں شمولیت کے لئے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہندوستان میں قادیان کے جلسہ پر بھی

جاتے ہیں' اس جلسہ کے لئے کسی پابندی کی پرواہ نہیں کرتے گویا وہ اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ حج کے مقابل پر جلسہ کی اہمیت زیادہ ہے۔

احباب جماعت ! اگر آپ ابھی تک اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں اور اس کے پانچ بنیادی ارکان پر ایمان رکھنا ضروری سمجھتے ہیں تو پھر جماعت کے دو ارکان اسلام (حج ' زکوۃ) سے کلی انحراف آپ کو کس طرف لے جا رہا ہے؟ اور آپ کیسے اپنے آپ کو مسلمان کہہ سکتے ہیں؟

احباب جماعت ! اب ایک اور اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں' جب کسی مقامی جماعت میں صدر جماعت / امیر مقامی کے انتخاب کا وقت آتا ہے تو انتخاب کے وقت ایسے افراد کو باہر نکال دیا جاتا ہے' جن کے ذمہ چھ ماہ یا اس سے زائد ماہ کا چندہ بقایا ہو' خواہ وہ آدمی کتنا ہی نیک' متقی' پرہیز گار' شریف اور پنجگانہ نماز کا پابند ہو اسے لازمی طور پر نکال دیا جائے گا۔ ایسا آدمی نہ ووٹ دے سکتا ہے اور نہ ہی کوئی عہدیدار بن سکتا ہے' اب ووٹ دینے والے افراد میں ایسے بھی شامل ہوں گے جو نہ تو نماز کے پابند ہیں' نہ متقی ہیں' نہ ہی کبھی وہ جماعتی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہیں بلکہ مذہب سے ہی دور ہیں۔ بس الیکشن سے چند لمحے قبل اس نے پیسے دے دیئے ہیں' اب ان کو جماعت کی طرف سے اختیار دیا گیا ہے کہ وہ امیر جماعت اور دیگر جماعتی عہدیداروں (ممبران مجلس عاملہ) کا انتخاب کریں' نہ صرف یہ بلکہ وہ آدمی پورا حق رکھتا ہے بلکہ اہل ہے کہ اسے بے شک جماعت کا عہدیدار چن لیا جائے' یہاں تک کہ اسے امیر جماعت بھی بنایا جا سکتا ہے۔

احباب جماعت ! ذرا غور فرمائیں کہ جماعتی عہدیدار یا ووٹر کی اہلیت صرف اور صرف چندہ یعنی پیسہ ہے جو پیسہ دے گا' وہ متقی تصور ہو گا اور جو پیسہ نہیں دے گا وہ رد کر دیا جائے گا۔ کیا یہی قابل مذمت کردار یا اصول ہمارے سرکاری کرپٹ اداروں یا افراد میں رائج نہیں؟ جس نے اس ملک پاک کے ماحول کو مکدر کر رکھا ہے کہ جس نے پیسہ لگایا وہ ''معزز'' اور سب سے آگے اور جو پیسہ نہ لگا سکے وہ قابل نفرت' جماعت قادیانیہ کا تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ ایک خالصتاً مذہبی جماعت ہے' کہاں گیا مذہب؟

اب ذرا طریقہ انتخاب بھی ملاحظہ فرمائیں کہ جو ''اہل افراد'' ووٹ دینے بیٹھے ہیں وہ سب کے سب یا کچھ' کسی وقت بھی عہدیدار بن سکتے ہیں' کیونکہ انتخاب کے آغاز پر ایک آدمی

اٹھ کر کسی بھی فرد کا نام کسی عہدے کے لئے پیش کرے گا' نامزد کردہ فرد کو معلوم بھی نہیں ہوگا اور نہ اس کی اپنی رائے اس میں شامل ہوگی بلکہ وہ اگر انکار بھی کردے تو بھی وہ نامزد ہی رہے گا' پھر ایک اور آدمی اس نام کی تائید کرے گا اس طرح کسی دوسرے شخص کا نام اس عہدے کے لئے پیش ہوگا' جس کے لئے پہلے ایک نامزد ہو چکا ہوگا' کوئی دوسرا شخص دوسرے نام کی تائید کرے گا اور یوں دو نام مد مقابل سمجھے جائیں گے' ایک کھلے عام ووٹنگ ہوگی' لوگوں سے کہا جائے گا کہ جو پہلے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں' اگر تو پہلا آدمی اثر و رسوخ والا ہے تو سب ہی ووٹ اس کو ملیں گے اور اگر دوسرا شخص اثر و رسوخ والا ہے تو اس کے لئے ووٹ محفوظ رکھیں گے۔ خفیہ رائے شماری کا تصور ہی نہیں ہے' سیدھی سی بات ہے کہ تمام دیہاتی مجالس میں انتخاب کے وقت صرف ڈانگ مار' جاگیردار' وڈیرے اور پھڈے باز کو ہی ووٹ ملیں گے' بلکہ ملتے ہیں' کیونکہ ایسے افراد کے رشتہ دار اور زیر اثر افراد بھی زیادہ ہوتے ہیں اور پھر دوسرے لوگ ان کے سامنے مخالف کو ووٹ دینے سے گھبراتے ہیں' اس لئے جن مجالس میں ایک دفعہ ایسا آدمی صدر جماعت / امیر جماعت بن جاتا ہے تو وہ مرتے دم تک اس عہدے پر قائم رہتا ہے' کیونکہ تین سال کے لئے بننے والا امیر جماعت تین سال میں اپنی پوزیشن مضبوط کر لیتا ہے' اس کے بعد اس کے علیحدہ ہونے کا چانس ختم ہو جاتا ہے پھر انتخاب کا طریقہ کار بھی ایسا ہے کہ کوئی آدمی کسی کے خلاف بات نہیں کر سکتا' کوئی ریمارکس نہیں دے سکتا اور نہ ہی اپنے بارے میں رائے ہموار کر سکتا ہے' اب ایک بدنام اور کرپٹ آدمی صدر جماعت بن گیا تو وہ اسی عہدے پر قائم رہے گا' اسے علیحدہ کرنے کا کوئی طریقہ نہیں۔ جماعت اسے علیحدہ نہیں کر سکتی کیونکہ وہ کہتی ہے: ''جنہوں نے ووٹ دے کر اسے بنایا ہے وہ اسے اتاریں''۔ اب کون اس کے سامنے کسی اور کو ووٹ دے کر اپنے لئے دشمنی مول لے؟

یہ اسی فرسودہ اور ناقابل فہم وعمل نظام کا نتیجہ ہے کہ کئی جماعتوں کے امیر سال ہا سال سے چلے آرہے ہیں' کسی شہر یا ضلع کا امیر جماعت ۲۰ سال سے ہے' تو کسی کا تیس سال سے بلکہ ایک کا سینتالیس سال سے ہے۔ یہ تمام امراً تا مرگ اس عہدے پر رہتے ہیں اور اپنے تاحیات اقتدار کی وجہ سے وہ تمام قسم کے اصولوں' ضابطوں' قواعد اور مصلحتوں سے بری ہوتے ہیں' وہ فری اسٹائل حکومت کرتے ہیں اور ایک آئیڈیل قسم کی آمریت کا چلتا پھرتا نمونہ ہوتے ہیں۔ افراد کی درج بالا ''خصوصیات'' کی وجہ سے قادیانی جماعت کو چھوڑ چلے جا رہے ہیں' یہ

سلسلہ جاری ہے اور دن بدن تیز ہوتا جا رہا ہے' جماعت سے علیحدہ ہونے والے افراد کی اکثریت تعلیم یافتہ اور جماعت کی فرسودہ روایات اور امراً کی زیادتیوں سے بیزار ہوتی ہے۔

احباب جماعت ! ایک بار پھر ذرا طریقہ انتخاب پر واپس آئیں کہ ایک غیر متقی' غیر صالح فرد کو آپ نے امیر جماعت بنا دیا' جسے تفصیل سے عرض کیا ہے کہ ایک وڈیرے' جاگیردار' ڈانگ مار' پھڈے باز کو امیر جماعت بنا دگیا' اب پورے پاکستان کے یہ امراً پہلے اپنے ضلعوں کے امیر جماعت بنائیں اور پھر وہ پورے پاکستان یا پوری جماعت کا امیر یعنی ''خلیفہ'' کا انتخاب کریں گے۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں زہریلے دودھ سے کتنا ''پیارا مکھن'' حاصل ہو رہا ہے؟ شاید یہ بھی جماعت کا ''معجزہ'' ہے۔ ان غیر مذہبی اور غیر متقی افراد کا لیڈر کس طرح اور کس حد تک متقی ہو سکتا ہے؟ اب ''مخلص قادیانی'' فوراً کہہ دیں گے کہ امراً کا عہدہ تو انتظامی ہے یا ''خلیفہ'' تو انتظامی عہدہ ہے۔

اب اس پہلو کا جائزہ بھی لیتے ہیں۔ ایک وڈیرے کو آپ نے امیر جماعت بنا دیا' اس کی جماعت میں مرکز کی طرف سے ایک مربی بھی موجود ہے' مربی سات سال تک مذہبی دینی تعلیم حاصل کر کے مرکز کی طرف سے مقرر کیا گیا ہے' مگر جماعت کے قواعد وضوابط کے مطابق جمعہ کے خطبے کا پہلا حق امیر جماعت کا ہے اگر وہ مربی کو حکم دے تو پھر مربی خطبہ دے گا۔ اب جمعہ کا خطبہ تو خالصتاً ایک مذہبی' دینی فریضہ ہے اس میں امیر جماعت کا کیا کام؟ کیونکہ امیر جماعت کے لئے تو کسی مذہبی تعلیم کی پابندی نہیں اور نہ ہی دنیاوی تعلیم کا ہونا ضروری ہے' ہو سکتا ہے وہ بالکل ان پڑھ ہو مگر جماعتی قواعد کے مطابق خطبے کا پہلا حق امیر جماعت کا ہے۔

اسی طرح امراً جماعت کے انچارج یعنی ''خلیفہ'' کی حیثیت جماعت میں صرف انتظامی نہیں بلکہ وہ کل ہیں' ہر معاملہ میں خواہ دینی ہو' انتظامی ہو' پالیسی ہو یا معاملہ کی کچھ نوعیت بھی ہو ''خلیفہ'' کی حیثیت سب سے اعلیٰ ہے۔ آخری فیصلہ اس کا ہے وہ کسی کے پابند نہیں اور نہ ہی کسی کے آگے جواب دہ' نہ ہی اس کا کوئی فیصلہ کسی جگہ چیلنج ہو سکتا ہے' ہر قسم کا انتظامی فیصلہ اور ہر قسم کا مذہبی فتویٰ اس کی طرف سے ہو گا۔ یہ عجیب وغریب قواعد وضوابط قول وفعل قادیانی احباب کو عقیدت کی چادر کے نیچے مسحور رکھتے ہیں۔

احباب جماعت ! اب ذرا مذکورہ بالا امیر جماعت کی ''طاقت'' ملاحظہ فرمائیں' اگر ایک قادیانی امیر جماعت کے رویہ' ریمارکس' کردار یا کسی مذہبی یا جماعتی بات پر امیر جماعت سے اختلاف رکھتا ہے تو امیر جماعت اس کے خلاف شکایت افسران بالا کو کر دے گا' ایک امیر جماعت کا مؤقف جتنا مرضی کمزور ہو یا اس کا رویہ جتنا مرضی قابل اعتراض ہو اور جس کے خلاف شکایت کی جا رہی ہے وہ جتنا مرضی ٹھیک ہو' بات امیر جماعت کی سنی جائے گی' امیر جماعت کی شکایت پر کیا کارروائی ہو گی اس کی بات پھر سہی' اس وقت اس قادیانی کے مستقبل کے بارے میں ذرا پڑھیے:

اس مخلص قادیانی سے کیونکہ امیر جماعت ناراض ہے۔ لہٰذا اس سے ''خلیفہ وقت'' بھی ناراض ہوں گے' کیونکہ امیر جماعت خلیفہ کا نمائندہ سمجھا جاتا ہے' لہٰذا خلیفہ کا ناراض ہونا لازمی امر ہے' اور جس سے خلیفہ ناراض ہے۔ قادیانی عقیدت و عقائد کے مطابق خدا تعالیٰ بھی اس سے ناراض ہے' اب جس سے خدا ناراض ہے اس کے مستقبل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

اب اگر امیر جماعت اس مخلص قادیانی سے راضی ہو گا تو خدا راضی ہو گا' گویا خدا تعالیٰ اس جماعت کے امیر کی مرضی کا پابند ہے اگر وہ اجازت دے گا تو خدا تعالیٰ اس آدمی سے راضی ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (نعوذ باللہ)

درج بالا صورت بالکل اسی طرح جماعت میں رائج ہے' اب صورت حال یہ بنی کہ خدا تعالیٰ ہر گاؤں کے ہر قادیانی جماعت کے وڈیرے' ڈانگ مار اور پھڈے باز شخص کی مرضی کا پابند ہو گا' جس کے بارے میں وہ کہے گا کہ: اسے بخش دو' خدا اس کو بخش دے گا اور جس کے بارے میں دوزخ ریکمنڈ کرے گا خدا اسے دوزخ میں بھیجنے کا پابند ہے۔ (نعوذ باللہ)

درج بالا حقائق کو قادیانی تسلیم کریں گے مگر اظہار نہیں کر سکیں گے کیونکہ ''آزادی ضمیر'' کا جو نمونہ قادیانی جماعت میں ہے وہ کسی اور جگہ نہیں۔

☆☆..........................☆☆